رجسٹرڈ ای۔پی نمبر ۸۶۱
REG-E.P..NO 861

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک
اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ روپے
ممالک غیر ۷½ روپے
فی پرچہ ۲ ر

تواریخ اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۵ | ۲۱ ہجرت ۱۳۳۵ھش - ۱۰ شوال ۱۳۷۵ھ - ۲۱ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۹

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

مورخہ ۱۲ مئی سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:
صحت اچھی ہے۔ الحمدللہ۔ صبح تو طبیعت بہت شگفتہ تھی۔ مگر بعد میں کام کی وجہ سے ویسی نہیں رہی ویسے خدا کے فضل سے عام طبیعت اچھی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا اور خطبہ کے اختتام پر اجتماعی دعا کی گئی۔ اور بعدہ تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازئ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ | امسال ربوہ کی مسجد مبارک میں ۳۹ افراد کو اعتکاف کی توفیق ملی۔ جن میں ۷ عورتیں تھیں۔ سب نے آخری عشرہ خصوصی دعاؤں اور نوافل و ذکر الٰہی میں گزارا۔ اسی طرح ۲۹ رمضان المبارک کو درس القرآن کے اختتام پر پہلے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے معوذتین کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی بعدہ ٹھیک پانچ بجے اجتماعی دعا ہوئی جس میں ربوہ کے ہزاروں مرد و زن شریک ہوئے۔

ضروری اعلان

قادیان میں کارکنان کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اس لئے یہ ہندوستانیوں کا حق ہے کہ وہ سلسلہ کے کاموں کے لئے قربانیاں کریں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اول ڈاکٹر۔ دوم گریجوایٹ۔ سوم میٹرک پاس اگر اپنی زندگیاں ساری عمر کے لئے نہیں تو دس سال کے لئے وقف کریں۔ تاکہ ان کو قادیان میں رکھ کر دینی تعلیم دلائی جاسکے۔ اور پھر سلسلہ کے کاموں پر لگایا جاسکے۔

خاکسار مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی ۱۰-۵-۵۶

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بے ادبی کا موثر ازالہ

فدایانِ رسولؐ کے لئے خدمت کا نادر موقعہ

(از جناب ایڈیشنل ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ قادیان)

احباب کو معلوم ہے کہ گذشتہ چند سال سے ملک کے ایک طبقہ نے تعصب اور عدم رواداری کے جذبہ سے مسلمانوں کے دل دکھانے کے لئے حضرت سرور دو عالم محمد مصطفیٰ بانی اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات ستودہ صفات کی شان میں نہایت گستاخانہ اور ہتک آمیز کلمات اور مضامین شائع کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں رسالہ "ڈمر جیان" اور "ظلم انڈیا" نے جو چرکے مسلمانوں کے قلوب پر لگائے ہیں وہ فراموش نہیں ہو سکتے۔ حکومت اپنے سیکولر دستور کے باوجود اس تعلق میں قانونی دفعات کے کمزور ہونے اور بعض انتظامی نقائص کی وجہ سے اس شر انگیز کارروائی کا موثر تدارک نہیں کر سکی۔ اور آئے دن متعصب طبقہ کو اپنی کینہ توز ذہنیت کو اجاگر کرنے کا موقعہ ملتا رہتا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہندو، سکھ، عیسائی اور دوسرے غیر مسلم شرفاء نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مقدس شان اور اعلےٰ اخلاق کے بیان میں بھی کافی حصہ لیا ہے۔ اور اس سلسلہ میں قابلِ قدر مضامین اور کتب لکھی ہیں۔ لیکن جو بلند مقام اور شان رحمۃ للعالمین کو حاصل ہے۔ اس کے پیش نظر اتنے بڑے ملک کے علمی طبقہ کی طرف سے چند مضامین اور کتب قطعاً ناکافی ہیں۔ بالخصوص جبکہ متعصب اور مخالف لوگ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس پر برابر کیچڑ اُچھال رہے ہیں۔ اور جھوٹے اور ناپسندیدہ واقعات حضور کی ذات کی طرف منسوب کرکے اہلِ اسلام کے قلوب کو مجروح کر رہے ہیں۔

بیشک اس گستاخانہ طریق کار کو روکنے کے لئے حکومت اور غیر مسلم شرفاء کو بھی مناسب قدم اُٹھانے کی ضرورت ہے۔ لیکن سب سے بڑھ کر خود مسلمانوں پر ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ اگر وہ پوری کوشش سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات زندگی اور سیرت و اخلاق سے غیر مسلم عوام کو واقف کریں، اور ملک کی سب زبانوں میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق مستند واقعات شائع کرکے ہر پڑھے لکھے ہندو۔ سکھ۔ عیسائی۔ پارسی۔ بدھ وغیرہم کے ہاتھوں میں پہنچا دیں۔ تو کم از کم ان ناواقف لوگوں کی ایک بڑی تعداد جو نیک نیتی اور سادہ لوحی سے متعصب معترضوں کے پراپیگنڈا سے متاثر ہو رہی ہے اس زہریلے اثر سے بچ جائے گی۔ اور امید ہے کہ بہت سے وہ لوگ جو دنیا کے اس محسن اعظمؐ کو آج ناواقفیت کی وجہ سے گالیاں دیتے ہیں۔ آئندہ آپؐ پر درود بھیجنے لگ جائیں گے۔ اگر حضرت سرور دو جہاںؐ کی عزت و احترام کے قیام اور آپؐ کی شان کے اظہار کے لئے مسلمان ادارے اس کار خیر میں حصہ لیں تو بآسانی ملک کی تمام زبانوں میں بہت جلد ایسا لٹریچر تیار ہو سکتا ہے۔

اس اہم ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے نظارت دعوۃ و تبلیغ سلسلہ احمدیہ قادیان نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوانح اور سیرت پر مشتمل ایک ضروری کتاب جو حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریر فرمودہ ہے انگریزی زبان میں شائع کی ہے۔ جو احباب اس کتاب کو غیر مسلموں میں تقسیم کے لئے منگوانا چاہیں وہ قیمتاً مبلغ ایک روپیہ فی نسخہ نظارت ہذا سے طلب فرمائیں۔ غیر مسلم حضرات کو براہ راست بھجوانے کے لئے صرف ان کے پتہ جات بھجوا دیئے جائیں انشاءاللہ مفت بھجوا دی جائینگی۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی گزارش ہے کہ یہ کتاب ہندی اور گورمکھی میں بھی شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ مخیر اور مخلص احباب سے گذارش ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ میں حتی المقدور امداد فرمائیں۔ ان ہر دو زبانوں میں اخراجات کا اندازہ کم از کم دو ہزار روپیہ ہے۔ جو احباب اس غرض کے لئے کچھ امداد فرمانا چاہیں وہ ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کے نام بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

مخلصین کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدسی دعاؤں سے برکت پانے اور خدمت دین کا اعلیٰ ثواب حاصل کرنے کا بہترین موقعہ ہے۔ اس نیک تحریک میں اگر غیر احمدی دوست بھی شریک ہونا چاہیں تو انکو بھی شریک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے ساتھ ہو۔

حضرت بانئ اسلام جناب گاندھی جی کی نظر میں

جناب گاندھی جی فرماتے ہیں:-

"جب مغرب پر تاریکی اور جہالت کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں اس وقت مشرق سے ایک ستارہ نمودار ہوا۔ ایک روشن ستارہ جس کی روشنی سے ظلمت کدے منور ہو گئے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام بزور شمشیر نہیں پھیلا بلکہ اس کی اشاعت کی ذمہ داری رسول عربیؐ کے ایمان۔ ایقان۔ ایثار اور اوصاف حمیدہ تھے ان صفات نے لوگوں کے دلوں کو مسخر کر لیا تھا۔ یورپی اقوام جنوبی افریقہ میں اسلام کو سرعت سے پھیلتا دیکھ کر خوفزدہ ہیں۔ اسلام جس نے اندلس کو مہذب بنایا۔ اسلام جو مشعل ہدایت کو مراکو تک لے پہنچا۔ اسلام جس نے اخوت کا درس دیا۔ جنوبی افریقہ میں یورپی اقوام محض اس لئے ہراساں ہیں کہ وہ جانتی ہے کہ اگر اصل باشندوں نے اسلام قبول کر لیا تب وہ مساویانہ حقوق کا مطالبہ کریں گے!"

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

ہندو سکھ کشمکش

ہمیں انتہائی قلبی اذیت پہنچتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوؤں اور سکھوں میں باہمی کشمکش پائی جاتی ہے دن بدن اس میں زیادتی ہو رہی ہے اور قریب ہے کہ صوبہ کا امن دامان پاش پاش ہو جائے۔ دونوں قوموں نے حصولِ حریت کے لئے دوش بدوش انتہائی قربانیاں کیں۔ اور اب جبکہ حصولِ آزادی کے بعد اور بھی زیادہ اتفاق و اتحاد کی ضرورت ہے تاکہ آزادی کے نیک نتائج و ثمرات زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکیں بعض امور پر دونوں قوموں میں کھچاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ یہ امر نہ صرف جگ ہنسائی کا موجب ہے۔ بلکہ دونوں قوموں اور صوبہ پنجاب کے علاوہ سارے بھارت کے لئے بھی نقصان دہ ہے۔

دونوں قوموں کے عوام سے اور لیڈروں سے ہماری مؤدبانہ گذارش ہے کہ خدا را سنجیدگی سے ان حالات پر غور کریں۔ حالات کو بگاڑنا اور فضا میں آتش کرنا از حد سہل ہے اور اس کے لئے کسی عقل و دانش کی ضرورت نہیں۔ عوام بالعموم لیڈروں کے تابع ہوتے ہیں۔ لیکن جمہوریت کے زمانہ میں اصل طاقت عوام ہی کے ہاتھوں میں ہے عوام کو چاہیئے کہ وہ اپنے لیڈروں کی ایسی باتیں ماننے سے انکار کر دیں کہ جس سے افتراق و انشقاق کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو اور اپنے لیڈروں کو مجبور کریں کہ ایسی روش سے باز آئیں اور صوبہ میں امن کی فضا پیدا کرنے کے لئے ساری مساعی صرف کریں دوسری طرف قومی رہنماؤں کے علاوہ مذہبی رہبروں کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ عوام کی صحیح رہبری میں کسی قسم کی فروگذاشت ہوئی تو اس کی ذمہ داری ان پر بھی ہوگی۔ رہنماؤں سے صحیح رہبری کی توقع ہوتی ہے۔ صرف رہنما کہلانا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ رہنما بننے کا مطلب ہی یہی ہے کہ بر وقت ملک و ملت کو تکلیف سے بچایا جائے۔ اب جبکہ صوبہ کی دو قوموں کی کشتی منجدھار میں پھنس رہی ہے ان کی صحیح راہنمائی ہی اسے محفوظ و مامون سلامتی کے کنارے پہنچا سکتی ہے۔

کشمکش۔ تنازعہ۔ لڑائی۔ دنگا کوئی خوبی نہیں۔ اور نہ ہی اس کے لئے کسی عقل کی ضرورت ہے۔ عقل کی جانچ صحیح رہبری سے ہوتی ہے اور صحیح رہبری ہونے پر تنازعات اور جھگڑے یک قلم کافور ہو سکتے ہیں اور آنے والے تاریک ایام سنہری دنوں سے متبادل ہو سکتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ عوام اور ان کے رہنما اپنے فرائض کو سمجھ کر ان سے عہدہ برآ ہوں کہ اس میں ملک و قوم کی بھلائی ہے۔

بدھ جینتی

ڈاکٹر کھرے ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ بھارت سرکار کے زیر اہتمام جو حضرت "بدھ" کی اڑھائی ہزار ویں سال کی جینتی منائی جا رہی ہے۔ یہ سیکولرازم کے منافی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو تمام مذاہب کا ایک سا احترام کیا جائے یا کسی کا بھی احترام نہ کیا جائے۔

ہماری گذارش ہے۔ کہ پنڈت نہرو جی نے کانگرس سیشن کے موقعہ پر جب حضرت بدھ کی تعریف کی تھی ساتھ ہی تمام اوتاروں کی بھی تعریف کی تھی۔ اور بتایا تھا کہ سب اوتاروں کا طریق ایک سا تھا۔ اس لئے حکومت کا سلوک قابل اعتراض نہیں۔ دوسرے فرض کیجئے ایک شخص کے ذمہ پانچ فرائض ہیں۔ ایک کو ادا کرتا ہے تو دیگر فرائض کی طرف توجہ دلائی جا سکتی ہے لیکن یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جو فرض ادا کیا جا رہا ہے اسے بھی ترک کیا جائے۔ قوموں میں باہمی رواداری پیدا کرنے اور ملک میں اخلاقی اقدار پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اوتاروں اور بزرگوں کے نیک سوانح سنانے کے مواقع پیدا کئے جائیں اور چونکہ ہندوستان میں متعدد اقوام بستی ہیں۔ اس لئے امید رکھنی چاہیئے کہ حکومت دیگر مہاپرشوں کے نیک جیون سلک کے سامنے لانے کے مواقع بھی پیدا کرے گی۔ اس طرح مذاہب بجائے سر پھٹول بننے کے حسن سلوک اور رواداری پیدا کرنے کا موجب ہو جائیں گے جماعت احمدیہ چوتھائی صدی سے زائد عرصہ سے اس پر عمل پیرا ہے۔

سیکولر نظام میں دھرم کے دروازے بند نہ ہوں

(وائس چانسلر)

پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر دیوان انند کمار نے کنیا مہا ودیالہ جالندھر کے کانووکیشن ایڈریس میں سکولوں اور کالجوں میں مذہبی تعلیم رائج کرنے پر زور دیا۔ اور کہا کہ گو آج کل کی تعلیم مقابلتاً اچھی ہے۔ لیکن میں اس طریقہ تعلیم سے مطمئن نہیں۔ ہمیں اب ایسے استاد نظر نہیں آتے جن کے اخلاق اور تہذیب کا اثر طالب علموں پر پڑتا تھا۔ آپ نے کہا کہ دنیا میں سوسائٹی کا شیرازہ قائم رکھنا ہے۔ تو ہمیں اپنے دھرم پر قائم رہنا چاہیئے۔ دھرم کے بغیر کوئی کام پایہ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور یہ خامی چاروں طرف دکھائی دیتی ہے۔ ہمارے طریقہ تعلیم میں تربیت کی بہت کمی ہے۔ انگریزوں نے مذہب سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے مذہبی تعلیم ختم کر دی تھی۔ لیکن اب تو اپنی حکومت ہے جو سیکولر کہلاتی ہے۔ مگر دھرم کے دروازے بند نہیں کرنے چاہئیں۔ اصل معنوں میں اخلاق اور روحانیت کو ہی دھرم کہنا چاہیئے۔ میرے پتا رائے بہادر نریندر ناتھ جی اکثر فارسی کے شعر پڑھا کرتے تھے۔ جن کا مطلب ہے کہ ہر ایک مذہب نیک نیتی یکسانیت اور یگانگت کے اصول پر مبنی ہے۔ اور میں سوچتا ہوں کہ پنجاب یونیورسٹی اس خامی کو کیسے دور کر سکتی ہے۔ میرا خیال ہے یونیورسٹی انٹرنس کے امتحان میں ایک کورس مرتب کرنے جس کے تین چار حصے ہوں پہلے حصہ میں وید۔ اپنشد اور بھگوت گیتا کے شلوک اور ان کا ترجمہ ہو۔ دوسرے حصہ میں گورو گرنتھ صاحب اور گوروبانی کے شلوک اور ترجمہ۔ تیسرے حصہ میں بائیبل اور چوتھے میں قرآن کی آیتوں کا ترجمہ وغیرہ ہو۔ اور ان چاروں حصوں میں سے ایک حصہ طالب علم کو اپنی مرضی اور مذہب کے مطابق پڑھنا لازمی ہو۔ ایف اے۔ بی۔ اے کے کورسوں میں بھی تمام مذہبی کتابوں سے مشترکہ اقتباسات لیکر ایک کورس مقرر کرنا چاہیئے۔ میں یہ تجویز سینیٹ کے سامنے رکھوں گا۔ اور میرا خیال ہے کہ ان کو اسے منظور کرنے میں کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ نے وید وں۔ قرآن اور بائیبل سے کچھ ایسی مشترکہ باتیں بتائیں جو دنیا کے بنی نوع انسان کے لئے مشترکہ کار آمد ہیں۔

ہمیں دیوان صاحب کی تجویز سے حرف بحرف اتفاق ہے۔ اور ایسا نصاب تیار کرنے میں جماعت احمدیہ بھی امداد کر سکتی ہے۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ رواداری۔ تحمل اور ضبط اور انصاف پیدا کرنے کے لئے یہ بہترین تجویز ہے۔

حضرت بُدھؑ

بھارت کے سابق گورنر جنرل جناب سی راجگوپال اچاریہ جی نے آل انڈیا ریڈیو سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حضرت بدھ نے انسان کے دل کو ظلم و تشدد کی راہ سے ہٹا کر رحم و نرمی کی طرف مائل کر کے دنیا کا عظیم ترین معجزہ کیا۔ اڑھائی ہزار سال کے بعد ان کو بھارت کا سب سے بڑا خراج عقیدت یہی ہے کہ ان کا شمار ملک کے رشیوں منیوں میں کیا جائے جنہوں نے سچائی پانے کے بعد لوگوں کو اس کی تعلیم دی۔ جب آدمی کا عظیم ترین ورثہ یعنی رحم ہمارے دلوں سے مفقود ہو جاتا ہے تو ہم اندھے ہو جاتے ہیں۔ اور دنیا میں تاریکی پھیل جاتی ہے۔ خود غرض آدمی کو اندھا بنا دیتی ہے رحم بصیرت ہے جو مایا کا پردہ چاک کرتی ہے فی زمانہ رحم مفقود ہے۔ خود غرضی کی کوئی حد نہیں۔ کاش دنیا ان کے جیون سے سبق لے اور رحم اور عدم تشدد اور سچائی کی راہیں اختیار کرے تا امن کی راہ پیدا ہو۔

اخبار احمدیہ

عید کے موقعہ پر قادیان میں مندرجہ ذیل تاریں موصول ہوئی تھیں:-

(۱) منجانب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ از مری (مغربی پاکستان):-

"عید مبارک۔ میں تمام درویشوں اور ہندوستان کے احمدیوں کے لئے دعا کرتا ہوں۔"

(۲) از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ربوہ "تمام بھائیوں کو عید مبارک۔ اللہ تعالےٰ اسلام اور احمدیت کو ترقی دے اور ہر طرح سے صداقت کو برکت عطا کرے۔"

(۳) از حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب امیر جماعت سکندر آباد (دکن)

"صمیم قلب سے آپ سب کو عید مبارک"

(۴) از محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (فنانس سیکرٹری حکومت پاکستان) لاہور۔

"دعا کی درخواست اور عید مبارک"

ربوہ میں عید ربوہ ۱۲رمئی۔ ٹھیک آٹھ بجے صبح حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے نماز عید پڑھائی اور ۲۵ راپریل ۱۹۵۶ء کا بیان فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ عید الفطر پڑھ کر سنایا بعدہٗ اجتماعی دعا کرائی۔ دعا کے بعد امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کافی عرصہ میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج رہے، بعد تکمیل علاج ۸رمئی کو واپس ربوہ تشریف لے آئے۔ اب بفضلہ تعالیٰ آپ کی طبیعت بہتر ہے۔

قادیان ۵رمئی۔ بکار سلسلہ مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال بٹالہ اور ۶رمئی کو مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ امرتسر گئے۔

۸رمئی۔ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کی طبیعت عام طور پر ضعف کی وجہ سے مضمحل رہتی ہے حضرت عرفانی صاحب دکن میں اور محترم ملک عزیز احمد صاحب جن کا سرطان کا اپریشن ہوا تھا سیالکوٹ میں علیل ہیں

احباب ان کی نیز دیگر صحابہ کرام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب بخیریت اور خدمات سلسلہ میں معروف ہیں۔

کیا غیر مسلموں کی دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں؟

کیا دوسری قومیں بھی خدائی نشانوں کا مظہر بن سکتی ہیں؟

ایک دوست کے سوال کا مختصر جواب

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے مدظلہ العالی

ایک دوست نے خط کے ذریعہ ایک سوال لکھ کر مجھ سے اس سوال کا جواب مانگا ہے۔ سوال یہ ہے کہ امریکہ کے مشہور و معروف رسالہ "ریڈرز ڈائجسٹ" کے جنوری نمبر میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں فرانس اور سپین کی سرحد پر واقع ایک چشمہ لورڈز نامی کے بعض غیر معمولی واقعات درج ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس چشمہ پر عیسائی لوگ دور دراز علاقوں سے آکر پادریوں کی دعاؤں کے ساتھ غسل کرتے اور مختلف قسم کی بیماریوں سے شفا پاتے ہیں۔ اور گو بہت سے مریض شفایاب نہیں بھی ہوتے۔ مگر دعویٰ کیا جاتا ہے کہ شفا پانے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ نہ صرف پادریوں کی ایک معقول تعداد بلکہ ماہر ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کی ایک معتدبہ جماعت بھی ان واقعات کی تصدیق کرتی ہے۔ اس مضمون کی طرف توجہ دلانے کے بعد ہمارے دوست دریافت کرتے ہیں کہ جب ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں اسلام ہی خدا کی طرف سے سچا مذہب ہے اور مسلمان ہی خدائی نشانوں کے مظہر ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ عیسائیوں اور دوسری قوموں میں بھی قبولیت دعا اور رحمت الٰہی کے نزول کے واقعات پائے جاتے ہیں۔ اس طرح تو اسلام کی صداقت اور اس کی امتیازی علامت مشکوک ہو جاتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ وہ سوال ہے جو ہمارے اس دوست نے کیا ہے مگر چونکہ اس سوال کا تفصیلی جواب زیادہ فرصت اور زیادہ صحت چاہتا ہے اور میں آجکل اچھی صحت سے محروم ہوں۔ اس لئے میں اس جگہ اس سوال کے تاریخی پہلو کی چھان بین سے قطع نظر کرتے ہوئے نہایت اختصار اور اجمال کے ساتھ دو ایک اصولی باتیں لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے ان اجمالی اشارات پر غور کرنے سے سمجھدار دوست انشاء اللہ اس بظاہر الجھن والے معاملہ میں دلی تسلی اور قلبی اطمینان کا سامان پا سکیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جیسا کہ واقف کار لوگ جانتے ہیں۔ بعض چشموں میں قدرتی طور پر ایسے کیمیاوی اجزاء پائے جاتے ہیں۔ جو بعض خاص قسم کی بیماریوں کو اچھا کرنے اور شفا دینے کی نمایاں خاصیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ بعض پانیوں میں گندھک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور بعض میں مائیکا ملی ہوتی ہے۔ اور بعض کلورین کا اختلاط ہوتا ہے۔ اور بعض میں اور قسم کے نمکیات کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ اور بعض میں ایک سے زیادہ اجزاء کا خمیر ہوتا ہے۔ اور جس طرح مختلف قسم کی دوائیاں مختلف قسم کی بیماریوں کو شفا دینے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ اسی طرح ایسے چشموں میں بھی یہ قدرتی تاثیر ہوتی ہے کہ ان میں نہانے والا یا ان کا پانی پینے والا مختلف قسم کی بیماریوں سے شفا پا جاتا ہے۔ اور یہ قدرت کا ایک عام فعل ہے جس سے کوئی واقف کار شخص انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ بائیبل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی فلسطین کے ملک میں ایسا تالاب ہوتا تھا جس میں نہانے سے کئی قسم کی بیماریوں کو شفا ہو جاتی تھی۔ پس اگر فرانس اور سپین کی سرحد پر بھی اس قسم کا کوئی قدرتی چشمہ ظاہر ہو کر مختلف قسم کے بیماروں کو شفا دیتا ہو۔ تو ہرگز تعجب کی بات نہیں اور نہ اس میں مسیحی لوگوں کے لئے کوئی فخر کی بات ہے۔ ایسے قدرتی چشمے پاکستان اور ہندوستان کے بعض حصوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جن میں بعض خاص قسم کی بیماریوں خصوصاً جلدی بیماریوں کو اچھا کرنے کی نمایاں تاثیر پائی جاتی ہے الا کوئی دانا شخص انہیں اپنے یا کسی دوسرے مذہب کا معجزہ بنا کر مشہور نہیں کرتا پھرتا۔ اور فرانس کے مذکورہ بالا چشمہ کا یہ پہلو کہ اس میں نہا کر بعض بیمار اچھے ہو جاتے ہیں۔ اور بعض اچھے نہیں ہوتے۔ اس کی حقیقت کو اور بھی زیادہ نمایاں کر رہا ہے کہ اس کا اثر عام دوائیوں کی طرح ہے۔ جو کبھی نشانہ پر بیٹھتی ہیں اور کبھی خطا بھی کر جاتی ہیں۔

اس سوال کا دوسرا اصولی جواب یہ ہے کہ گو یہ درست ہے کہ اس زمانہ میں اسلام ہی خدا کی طرف سے سچا مذہب ہے اور دوسرے مذاہب محرف و مبدل ہو کر یا اپنا وقت گزار کر یا آؤٹ آف ڈیٹ Out of date معطل ہو کر زندگی کی روح کو کھو چکے اور خدائی نصرت سے محروم ہو چکے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ہم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں کہ دوسری قومیں دعا کی قبولیت اور خدا کی رحمت کے حصول سے کلی طور پر محروم ہیں۔ اسلام کا خدا تو رب العالمین (یعنی تمام قوموں اور تمام انسانوں کا خدا) ہونے کا مدعی ہے اور ظاہر ہے اگر وہ دوسری قوموں کے تعلق سے کلی طور پر کٹ چکا ہو تو وہ رب العالمین نہیں کہلا سکتا۔ اس کا رب العالمین ہونا اس بات کا متقاضی ہے کہ کبھی کبھی اس کی وسیع رحمت کا چھینٹا دوسری قوموں پر بھی پڑتا رہے اور وہ اس کی رحمت سے کلی طور پر منقطع نہ ہو جائیں۔ یہ اس لئے بھی ضروری ہے کہ تا دوسری قوموں میں خدائی رحمت کی چاشنی کا احساس موجود رہے اور وہ اس کو پہچاننے کے بالکل ہی نابلد نہ ہو جائیں۔ اور تا وہ سچے مذہب کی شناخت اور خدائی نصرت کی علامات کو پہچان کر صداقت کی طرف رہنمائی پا سکیں اور ان کے لئے سبب سے مسبب کی طرف جانے کا رستہ کھلا رہے۔ اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور و معروف تصنیف حقیقۃ الوحی کے شروع میں بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ جہاں حضور لکھتے ہیں کہ گو کثرت الہامات اور کثرت اظہار علی الغیب اور کثرت نزول رحمت سے صرف انبیاء کا پاک گروہ ہی مشرف ہوتا ہے۔ لیکن اپنی رحمت کی علامات سے روشناس رکھنے اور اپنے رب العالمین ہونے کے ثبوت کے طور پر اللہ تعالیٰ کبھی کبھی دوسرے لوگوں کو بھی سچی خوابیں دکھا دیتا اور کبھی کبھی سچے الہاموں سے مشرف فرماتا ہے حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں تک لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ کبھی ایک فاسق فاجر کو بھی سچا الہام ہو جائے یا کبھی اس کی مضطربانہ دعا قبولیت کو پہنچ جائے یا کبھی وہ اپنی ذات یا اپنے عزیزوں میں کوئی خدا کی رحمت کا نشان دیکھ لے وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ہمارے ماموں جان مرحوم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے اپنی لطیف کتاب آپ بیتی میں ایک ہندو بنئے اور اس کی بیوی کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ کس طرح اللہ نے ان کی دردمندانہ چیخ و پکار کو سن کر انہیں انتہائی مایوسی کی حالت میں اولاد کی نعمت سے نوازا۔

باقی رہا یہ سوال کہ اگر دنیا پرستوں بلکہ باطل مذاہب کے ماننے والوں کی دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ اور ان کو بھی سچے خوابوں اور خدائی رحمت کے نشانوں سے حصہ مل سکتا ہے۔ تو پھر اسلام کی خصوصیت کیا رہی اور حق و باطل میں کون فرق باقی رہا؟ تو اس کا جواب اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ یہ فرق وعظیم الشان امتیازی نشانوں کے ذریعہ پھر بھی قائم رہتا ہے اور یہ امتیازی نشان اتنے روشن اور اتنے نمایاں ہیں کہ کوئی دانا شخص ان سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پہلا امتیازی نشان درجہ کے فرق سے تعلق رکھتا ہے یعنی جہاں سچے مذہب کے سچے متبعین میں دعا کی قبولیت اور خدائی رحمت کے نزول کے نشانات بہت زیادہ کثرت اور بڑی شان و شوکت سے رونما ہوتے ہیں۔ وہاں دوسروں میں اس روحانی نعمت کا وجود بہت کم تعداد میں اور نسبتاً بہت ادنیٰ حالت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے مثلاً سو روپے کا مالک بھی دولت رکھنے والا سمجھا جاتا ہے۔ اور لاکھ روپے کا مالک بھی دولتمند کہلاتا ہے۔ مگر چونکہ علم اقتصادیات کی رو سے سو روپیہ اور لاکھ روپیہ دونوں دولت ہیں مگر دونوں میں قلت اور کثرت کی بناء پر فرق اتنا ظاہر و نمایاں ہے کہ کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں شبہ نہیں کر سکتا پس پہلا فرق تو درجہ کا فرق ہے کہ جہاں ایک حقیقی طور پر خدا رسیدہ انسان دعا کی قبولیت اور خدائی رحمت کے نزول میں گویا آسمان کا روشن ستارا بن جاتا ہے وہاں اس کے مقابل پر ایک دنیا دار جو استثناء کے رنگ میں محض ضمنی طور پر ایسا انعام پاتا ہے۔ وہ ایک معمولی لالٹین سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ پس ظاہری اشتراک کے باوجود دونوں کا فرق ظاہر و عیاں ہے۔

دوسرا فرق بالمقابل اقتدار سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی باوجود اس کے کہ ہر دو فریق میں کم و بیش دعا کی قبولیت اور خدائی رحمت کے نشانوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ مگر جب بھی وہ ایک دوسرے کے مقابل پر آتے ہیں تو فرعون کے جادوگروں کی طرح (جو بظاہر اپنے فن میں ماہر تھے) باطل پرستوں کا سحر خاک ہو کر اڑ جاتا ہے۔ بے شک فرعون کے ساحروں کے پاس بھی ایک قسم کا بنتا ہوا جادو موجود تھا۔ جس نے شروع میں دیکھنے والوں کے دلوں میں بلکہ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں بھی خوف کی کیفیت پیدا کر دی۔ مگر جب حضرت موسیٰ نے خدائی طاقت اور خدائی معجز نمائی سے اپنا ہاتھ چلایا۔ تو ان جادوگروں کا جادو جھاگ کی طرح بیٹھ کر ختم ہو گیا۔ یہ اقتدار والا فرق اتنا ظاہر و باہر ہے کہ ایک اندھا بھی اس کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔ یہ وہ چیز ہے کہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی کے دائمی وعدہ کے مطابق ہر نبی کے زمانہ میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس لطیف شعر میں اشارہ فرماتے ہیں کہ:-

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں:

(باقی صفحہ ۶ پر)

ذکر و فکر

سچے الہامات کے لئے معیارِ صداقت؟

اخبار شاکر مدراس کے مضامین پر ایک نظر

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس نے صاف طور پر آئندہ ہر زمانہ میں ایک سچے اور پکے مسلمان کی یہ علامت قرار دی ہے کہ اُسے خدا تعالیٰ کے ساتھ الہام و کلام کا شرف حاصل ہوتا رہے گا۔ جیسا کہ فرمایا:-

"ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔" (حٰم السجدہ ع۴)

مگر کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جس چیز کو خدا تعالیٰ نے اسلام کا ایک شیریں پھل قرار دیا اور جسے بمقابلہ دیگر مذاہب خدا تعالیٰ نے اسلام کے لئے ایک امتیازی نشان قرار دیا۔ آج وہی امر موجبِ اعتراض بلکہ جماعت احمدیہ کے حق میں وجہ عناد بنایا جا رہا ہے الاسف ثم الاسف اس کی تازہ مثال اخبار شاکر مدراس کے حالیہ سلسلہ مضامین ہیں جو "قادیانی الہامات پر ایک نظر" کے عنوان سے اس میں شائع ہو رہے ہیں۔ ہمیں اس بات پر اعتراض نہیں کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات پر نظر کیوں کی جاتی ہے۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ جس کے پاس خالص سونا ہوتا ہے اُس کو ہر طرح سے پرکھا جانے میں کوئی فکر نہیں ہوتی۔ مگر جس بات سے ہمیں دکھ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ خدارا حضرت مرزا صاحب کے الہامات کو پرکھتے وقت ایسا انداز نہ استعمال نہ کیجئے۔ جس کے نتیجہ میں اگر بقول آپ کے حضرت مرزا صاحب کے الہامات (نعوذ باللہ) سچے ثابت نہ ہوں۔ تو بلا شبہ متعدد سابق انبیاء حتیٰ کہ سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت بھی معرض خطر میں پڑ جاتی ہے (العیاذ باللہ)

بطور مثال آپ کے سامنے مضامین زیرِ نظر کے بعض حصے پوائنٹس پر مشتمل حتّٰے غور و فکر کے لئے پیش ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ جو شخص بھی خالی بالطبع ہو کر ان پر غور کرے گا تو اس خود ساختہ معیار کی اصلیت سے بخوبی آگاہ ہو سکے گا!

اخبار شاکر کا خود ساختہ معیار اور اُس کا تجزیہ

اخبار شاکر ۲۰ اپریل کی اشاعت میں مشہ پر قدرے تمہید کے بعد لکھتا ہے:-

"جو وحی یاد نہ ہو، حافظہ سے محو ہو جاتی ہو اور اُس کے الفاظ و مطلب خود "رسول" کی سمجھ میں نہ آتے ہوں وہ یقیناً خدائی وحی اور اُس کا مدعی خدا کا رسول نہیں ہو سکتا۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اعتراف ہے کہ ان پر ایسے بکثرت الہامات نازل ہوتے رہے ہیں جن کو وہ بھول جاتے تھے اور سمجھ نہیں سکتے تھے۔"

گویا اس خود ساختہ معیار کے دو حصے ہیں

اوّل۔ "جو وحی یاد نہ ہو، حافظہ سے محو ہو جاتی ہو۔ وہ یقیناً خدائی وحی نہیں اور اس کا مدعی خدا کا رسول نہیں ہو سکتا۔

دوم۔ جس وحی کے الفاظ و مطلب خود "رسول" کی سمجھ میں نہ آتے ہوں وہ یقیناً خدائی وحی نہیں اور اُس کا مدعی خدا کا رسول نہیں ہو سکتا

آؤ ہم اس بات کا فیصلہ قرآن کریم اور اقوال رسول صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے کرائیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:-

فان تنازعتم فی شیءٍ فردّوہ الی اللّٰہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللّٰہ والیوم الاخر (نساء ع ۸)

یعنی اگر تم کسی بات میں اختلاف کرو تو اگر تمہیں اللہ کی ذات اور یوم آخرت پر ایمان ہے تو صحیح طریق فیصلہ یہی ہے کہ اس کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف لوٹا دو (پھر جو فیصلہ اس در بارے ہو اس پر عمل کرو)

اس لئے اس حکم کے ماتحت ہم سب سے پہلے اس بارہ میں قرآن کریم کو دیکھتے ہیں۔ سو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سنقرئک فلا تنسیٰ الا ما شاء اللّٰہ (سورۃ الاعلیٰ)

یعنی ہم تجھے قرآن مجید پڑھائیں گے اور اس میں تو کچھ نہیں بھولے گا سوائے اس کے جس کے متعلق خدا تعالیٰ خود چاہے کہ وہ بھلا دیا جائے

یہ آیت اس امر پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے کہ بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی کسی مصلحت کے ماتحت الہام کو بھلا دیا جاتا ہے۔

حدیث کی مثال اب لیجئے حدیث کی مثال بخاری شریف میں حضرت عبادہ بن الصامت کی روایت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ایک دن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں لیلۃ القدر کا پتہ بتانے کے لئے باہر تشریف لائے۔ مگر جب آپ باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ دو مسلمان آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں لیلۃ القدر کی وہ تاریخ تمہیں بتانے آیا تھا جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر فرمائی۔ مگر وہ میرے ذہن میں سے اب نکل گئی۔ ایک اور روایت میں یہ الفاظ آتے ہیں:-

انی اُریت لیلۃ القدر ثم اُنسیتھا او نَسیتھا

کہ مجھے لیلۃ القدر دکھائی گئی تھی۔ مگر پھر مجھے بھلا دی گئی یا یہ فرمایا کہ میں بھول گیا۔

اب کیا فرماتے ہیں علماء کرام بیچ اس مسئلہ کے کہ آیا آپ کا معیار درست ہے۔ یا قرآن و حدیث کی باتیں۔

اس جگہ ہم اس بات کو بھی کھول دینا چاہتے ہیں کہ اس حدیث کو حضور کا رؤیا کہہ کر ٹال دینا درست نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ بات تو ثابت شدہ ہے کہ "رؤیا الانبیاء وحیٌ" کہ نبیوں کی رؤیا بھی وحی ہی ہوتی ہے۔ اب فرمایئے کہاں گیا آپ کا خود ساختہ معیار جس کی بناء پر آپ حضرت مرزا صاحب کے بعض الہامات کو بھول جانے پر آپ کی صداقت کو شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ذرا خدا کو حاضر ناظر جان کر فرما سکتے ہیں کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان متذکرہ بالا آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی موجودگی میں خود مسلمان بھی رہتا ہے یا نہیں؟

معیار کا دوسرا حصہ

اب آیئے اس خود ساختہ معیار کے دوسرے حصہ کی طرف جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ

"جس وحی کے الفاظ و مطلب خود رسول کی سمجھ میں نہ آتے ہوں وہ یقیناً خدائی وحی نہیں اور اُس کا مدعی خدا کا رسول نہیں ہو سکتا۔"

اس حصۂ معیار کے بودہ پن پر اس کثرت سے قرآنی شواہد اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے براہین ہیں کہ ہمارا یہ مختصر نوٹ اس کا متحمل نہیں ہو سکتا اس لئے بطور نمونہ مندرجہ ذیل چند باتوں کو اشارۃً ذکر کرتے ہیں:-

سورۃ الفتح میں مذکورہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان رؤیا کا تو آپ کو علم ہی ہوگا۔ ذرا مشہور تفسیر جلالین کی اس عبارت پر غور فرمایئے:-

(ا) رأی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی النوم عام الحدیبیۃ قبل خروجہ انہ یدخل مکۃ ھو واصحابہ آمنین و یحلقون و یقصرون فاخبر بذلک اصحابہ ففرحوا فلما خرج واصحابہ وصدھم الکفار بالحدیبیۃ ورجعوا وشق علیہم بذالک وراب بعض المنافقین نزلت (سورۃ الفتح) (جلالین صفحہ ۴۲۴ سورۃ الفتح)

(ب) اسی طرح بخاری میں آتا ہے کہ حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی ازواج مطہرات نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ کی وفات کے بعد ہم میں سے سب سے پہلے کون آپ سے ملے گی۔ فرمایا: "اسرعکن لحوقاً بی اطولکن یداً۔"

اس حدیث میں آتا ہے کہ اس پر آپؐ کے سامنے آپؐ کی ازواج ایک کانے سے اپنے ہاتھوں کو ناپنے لگیں۔ چنانچہ حضرت سودہ کے ہاتھ لمبے پائے گئے۔ مگر آپؐ کی وفات کے بعد حضرت زینب کا پہلے انتقال ہوا۔ تو سب کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ طول ید سے مراد سخاوت تھی۔ مگر باوجودیکہ آپ کی ازواج نے آپ کے سامنے اپنے ہاتھ ناپے آپ نے انہیں منع فرمایا اگر آپ کو اُس وقت معلوم ہوتا تو آپ فرما دیتے کہ اس طرح ہاتھ ناپنے کی کیا ضرورت ہے۔ پس آپ کا منع نہ کرنا بتلاتا ہے کہ اس پیشگوئی کا اصل مفہوم اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس وقت آپ پر ظاہر نہ ہوا۔ اس موقع پر فتح الباری تفسیر صحیح بخاری کے الفاظ ملاحظہ ہوں:-

لان نسوۃ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم حملن طول الید علی الحقیقۃ فلم ینکر علیھن۔ (جلد ۳ ص ۲۲۹ مصری)

(ج) اس کے علاوہ سورۃ ہود ع۴ میں حضرت نوح علیہ السلام کے ایک پیشگوئی کے مفہوم سمجھنے میں اجتہادی غلطی کی نہایت ہی واضح مثال پائی جاتی ہے جبکہ آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ بشارت دی گئی کہ

احمل فیھا من کل زوجین واھلک الا من سبق علیہ القول ومن آمن (ھود ع۴)

مگر جب طوفان میں آپ کا بیٹا غرق ہو گیا تو اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت نوح نے خدا سے عرض کی:-

رب ان ابنی من اھلی وان وعدک الحق وانت احکم الحاکمین۔

تو خدا نے فرمایا:-

یا نوح انہ لیس من اھلک انہ عمل غیر صالح فلا تسئلن ما لیس لک بہ علم۔

اب دیکھو حضرت نوح علیہ السلام نے اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْہِ الْقَوْلُ کا مطلب سمجھنے سے قاصر رہے اگر آپ پر الہام الٰہی کی یہ حقیقت پہلے ہی (باقی صفحہ ۶ پر)

پیغام بنام جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ

بر موقعہ احمدیہ کانفرنس منعقدہ ۲۰ و ۲۱ مئی ۱۹۵۶ء بمقام کیرنگ

(از جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان)

برادران جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ اُس نے اپنے فضل و احسان سے آپ کو اپنے نام کو بلند کرنے اور صوبہ اڑیسہ کے باشندوں کو امن و اتحاد اور روحانیت اور اخلاق کا پیغام دینے اور زندہ خدا کے تازہ نشانات اور روح پرور کلام سنانے کا موقعہ دیا ہے۔

آپ کے صوبہ کو خدا تعالےٰ نے یہ فخر اور عزت بھی بخشی ہے کہ آخری زمانہ کے مصلح اور نجات دہندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے فیض یافتہ قریباً ایک درجن اصحاب آپ کے علاقہ سے ہوئے ہیں۔ پس جہاں آپ کا مقام بڑا ہے وہاں آپ کی ذمہ داریاں اور فرائض بھی بہت اہم ہیں۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ماھلک امرءٌ عرف قدرہ یعنی وہ شخص کبھی ہلاکت میں نہیں پڑتا جو اپنی قدر اور مقام کو پہچانتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے موعود خلیفہ کی نگاہ میں جو آپ کی قدر اور منزلت اور مقام ہے۔ وہ حضور کے الفاظ میں یہ ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"آپ لوگ خدا کا منتخب باغ ہیں۔ آپ لوگ خدا کی تدبیر ہیں آپ لوگ وہ بیج ہیں جو دنیا میں خدا نے بکھیرا ہے۔ ..... آئندہ دنیا کی زندگی اور اس کی ترقی تمہارے ساتھ وابستہ ہے اور کائنات کی حرکت تمہارے اشاروں پر تیز یا سست ہونے والی ہے پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو تبلیغ کو وسیع کرو زیادہ سے زیادہ یکجہتی، یکرنگی اور اتحاد پیدا کرو۔"

پس آپ اپنے اس عظیم الشان مقام کو سمجھتے ہوئے کانفرنس کی جملہ کارروائی عمل میں لائیں اور دعاؤں اور سنجیدہ غور و فکر سے اپنی ترقی کے وسائل اور مشکل مسائل کو سوچیں اور حل کریں آپ کی ہر نیت ارادہ اور کام تقویٰ۔ خدا کے خوف و خشیت اور سنجیدگی سے ہونا چاہیئے اور آپ کا ہر قدم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور محبت و اتحاد سے اُٹھنا چاہیئے۔

جو کام آپ کے سپرد ہے وہ بہت بڑا اور عظیم الشان ہے اور آپ کی تعداد۔ طاقت اور کوششیں اس کے مقابل پر بالکل ہیچ ہیں۔ پس جب تک آپ ہر وقت خدائے قادر و توانا سے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں دعا نہ کرتے رہیں گے اور ہر آن اس کے آستانہ پر جھکے نہ رہیں گے آپ کی کامیابی محال بلکہ ناممکن ہے۔ پس جہاں آپ اپنی ہمتوں کو بلند اور جدوجہد کو تیز کریں وہاں دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالےٰ کی تائید و نصرت کو بھی حاصل کریں تاکہ زمین و آسمان کی طاقتیں آپ کی ترقی و سربلندی کے لئے آپ کی تائید میں لگ جائیں۔ اور آپ کا ہر دوسرا قدم پہلے قدم سے آگے اور ہر آنے والا دن گذشتہ دن سے زیادہ روشن ہو۔

اس اہم موقعہ پر میں بعض ضروری باتوں کی طرف بھی آپ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں:۔

اوّل۔ جماعت کی تنظیم ہے۔ اس وقت بہت سی جگہیں ایسی ہیں جہاں باقاعدہ جماعتی عہدیدار مقرر نہیں اور اگر مقرر ہیں تو پوری جدوجہد سے کام کر کے اپنی رپورٹیں مرکز میں نہیں بھیجتے۔ کئی جماعتوں میں خدام اور انصار اللہ اور اطفال الاحمدیہ کی مجالس کے ماتحت تربیتی اور تعلیمی کام نہیں ہو رہا بلکہ بعض جگہ یہ مجالس سرے سے قائم ہی نہیں اور نہ ان کا کوئی پروگرام ہے۔ جس کی وجہ سے جماعت کے تعلیمی اور تربیتی کاموں میں حرج ہو رہا ہے۔ نہ باقاعدہ درس و تدریس کا سلسلہ ہے نہ وقار عمل اور خدمت خلق کے کام ہو رہے ہیں حالانکہ بہت سے وہ دل جو زبانی تبلیغ سے فتح نہیں ہوتے نمونہ اور خدمتِ خلق اور ہمدردی سے اپنے بنائے جا سکتے ہیں گذشتہ سال جو سیلاب اڑیسہ میں آئے۔ اس موقعہ پر اگرچہ جماعت نے مفید کام کیا۔ لیکن اس سے بہت زیادہ کام ہو سکتا تھا۔ اگر خدام الاحمدیہ کی تنظیم ہر جماعت میں قائم ہوتی اور کوشش اور ہمت سے کام کرتی۔ بہر حال جملہ عہدیداران کا تقرر اور ان کا فعّال ہونا جماعت کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔

دوم۔ تبلیغی جدوجہد کے اعتبار سے بھی اڑیسہ کی جماعتوں کے لئے بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ اڑیہ زبان میں لٹریچر کی کمی ہے اس کمی کو پوری کوشش اور جدوجہد سے پورا کریں تاکہ خدا کا پیغام اس زبان میں بھی آسانی سے وسیع طور پر پہنچایا جا سکے۔ اسی طرح اردو زبان جو احمدیہ جماعت کی ایک مذہبی زبان ہے اور سلسلہ کا اکثر لٹریچر اسی میں ہے اور اسی کے ذریعہ سے مرکز کے ساتھ بیرونی جماعتوں کا تعلق استوار رہ سکتا ہے اس کو بھی پڑھا اور پڑھایا جائے۔ بالخصوص اخبار بدر کو جس کی خریداری اڑیسہ میں بہت کم ہے وسیع طور پر پھیلایا جائے اور ہر صاحب استطاعت دوست نہ صرف خود خریدار بنے بلکہ دوسروں کو بھی خریدار بنائے اور جس جگہ اردو جاننے والے معقول تعداد میں پائے جاتے ہوں وہاں لائبریریوں وغیرہ میں اس کے پرچے جاری کرائے جائیں۔

ایک عرصہ سے صوبہ اڑیسہ میں تبلیغی جلسے نہیں ہو رہے۔ اس نقص کو بھی دور کیا جائے۔ اور تنظیم اور پروگرام کے ماتحت تبلیغی جلسے اور دورے کروائے جائیں تاکہ جماعتوں میں بھی بیداری اور روحانی اور علمی ترقی ہو اور دوسروں کو بھی جماعت کی تعلیم و عقائد سے واقفیت حاصل ہو۔ اس سلسلہ میں انشاء اللہ نظارت دعوت و تبلیغ آپ سے پورا پورا تعاون کرے گی۔

سوم۔ مختلف نظارتوں کی طرف سے مرکزی تحریکات آپ کی خدمت میں پہنچتی رہتی ہیں۔ ان پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ ان تحریکات میں سے مالی تحریکیں بہت اہم ہیں کیونکہ جملہ کام خوش اسلوبی سے چلانے کے لئے مرکز کی مالی حالت کا درست اور مضبوط ہونا ضروری ہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کی طرف سے امتحان کتب حضرت مسیح موعود علیہ کی تحریک ہے۔ اسی طرح "یوم التبلیغ" اور ضروری جلسوں کے انعقاد کی تحریکیں ہیں ان میں بھی جماعتی تعاون کی ضرورت ہے۔

میرے محترم بھائیو! سلسلہ کی موجودہ حالت اور وہ اہم کام اور مقصد جو آپ کے سپرد کیا گیا ہے اس امر کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ اپنی جان، وقت۔ مال اور عزت کی قربانی کر کے اپنے عہد بیعت کو سچا ثابت کریں۔ آپ کا نمونہ ایسا پاکیزہ اور عمدہ ہو کہ لوگوں کو آپ کے دیکھنے سے زندہ خدا کی تجلیات نظر آئیں۔ ہمارے مذہب کے دو حصے ہیں۔ خدا تعالےٰ کی عبادت اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور بھلائی۔ پس آپ اپنے نیک نمونہ سے نہ صرف احمدیوں اور دوسرے مسلمانوں پر اپنے بلند اخلاق کو ظاہر کریں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں۔ خواہ وہ ہندو ہوں۔ عیسائی ہوں سکھ ہوں۔ آدی باسی ہوں یا کولی اور ہوں۔ ان سب کی تکالیف اور مصائب کو اپنی تکلیف اور مصیبت سمجھیں۔ اور اس میں ان کی مدد کریں اور اپنی ہر حرکت و سکون سے یہ واضح کریں کہ آپ اس پاک نبی کے حقیقی پیرو ہیں جس کو خود خدائے ذوالجلال نے تعلیم اخلاق کا مالک قرار دیا ہے اسی طرح ملک کی ترقی کے کاموں میں اپنی جماعتی روایات اور شان کے مطابق حصہ لیں۔ اور افسرانِ حکومت کے ساتھ تعاون اور اطاعت کا کامل نمونہ پیش کریں اور فتنہ و فساد اور عدم تعاون کی ہر تحریک سے سلسلہ کی تعلیم کے مطابق بچتے رہیں۔ کیونکہ وطن کی محبت بھی ایمان کی علامت ہے۔

آخر میں میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے سب نیک ارادوں اور کوششوں میں برکت دے۔ اور آپ کے ذریعہ سے آسمانی نور کو دنیا کے گوشے گوشے میں پھیلائے اور آپ سب کا حافظ و ناصر ہو۔

اس پیغام کو ختم کرنے سے پہلے میں یہ بھی گذارش کرتا ہوں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کچھ عرصہ سے علیل ہیں گو اب پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ لیکن طبیعت پورے طور پر بحال نہیں ہوئی۔ پس احباب اپنے مقدس آقا کے لئے دردِ دل سے دعائیں فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضور کا سایہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ اور آپ اپنے مقاصد عالیہ میں کامیاب ہوں اور خدا تعالےٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے۔

---

۲۶ مئی

از حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی

میرے بھائیو! ۲۶ مئی کا دن قریب آ رہا ہے وہ دن اس امر کی یاد دلاتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی تقدیر خاص کے ماتحت اور انبیاء سابقین اور خصوصاً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق دنیا کی ہدایت اور اسلام کی سربلندی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت عمل میں آئی آپ نے ایک بطلِ جلیل کی حیثیت میں خدمات سرانجام دیں تعلیمی مبارزت و مقاومت کے علاوہ شب و روز اللہ کے حضور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے دعائیں کیں۔ اور بالآخر یہ فتح نصیب جرنیل ۲۶ مئی کو اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ جانتے ہو کہ اس رحلت کے بعد ہماری کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ میں احباب کو یاد دلاتا ہوں کہ وہ ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے انتہائی کوشش کریں اور دعاؤں سے کام لیں اور اخوت کا بہترین نمونہ دکھائیں اور بنیان مرصوص کی طرح ہو جائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو اور ہر حال میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت اپنی کارگذاری کی رپورٹیں جلد بھجوائیں

جیسا کہ احباب کی خدمتمیں قبل ازیں بذریعہ اخبار و سرکلر چٹھیات اطلاع دی جا چکی ہے۔ یوم التبلیغ کی تاریخ ۲۰ ماہ مئی مقرر کی گئی تھی امید ہے کہ جملہ احباب جماعت ہندوستان نے اپنا فریضہ تبلیغ اس موقعہ پر پوری جدوجہد سے ادا کیا ہوگا۔ اس سلسلہ میں اپنی اپنی رپورٹیں جلد از جلد نظارت ہذا میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں ان رپورٹوں کا خلاصہ انشاء اللہ اخبار بدر میں شائع کیا جائے گا۔ نیز سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بغرض دعا بھی بھیجی جائیں گی۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ایک دوست کے سوال کا مختصر جواب

(صفحہ نمبر ۳ سے آگے)

خدا رسوا کریگا تم کو میں اعزاز پاؤنگا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنیوالی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہونگے غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنیوالی ہے

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام سے باہر دوسری قوموں اور دوسرے مذہبوں میں دعا کی قبولیت یا خدائی رحمت کے نزول کا وجود پایا جانا ہرگز ثابت نہیں کرتا کہ وہ نعوذ باللہ اسلام کے مقابل پر سچے ہیں۔ بلکہ اس سے صرف اور صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ خدا رب العالمین اور اس کی ربوبیت کی وسعت اسباب کی متقاضی ہے کہ ہر قوم بقدر مراتب اس کی وسیع رحمت سے حصہ پائے تاکہ نہ صرف عام مخلوق کے ساتھ خدائی کا تعلق رہے بلکہ یہ تعلق لوگوں کے دلوں میں خدائی رحمت کی شناخت کے لئے ایک علامت کا بھی کام دے۔ جس سے وہ حق کی طرف راہ پانے میں مدد حاصل کریں۔ باقی رہا اسلام اور دوسرے مذاہب میں فرق اور مابہ الامتیاز کا سوال سو جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے یہ فرق دو طرح سے قائم ہوتا ہے۔ اول: درجہ کے لحاظ سے یعنی جہاں ایک مذہب روحانی دولت میں امیر کبیر ہوتا ہے۔ وہاں دوسرا گویا پیسہ پیسہ گننے والا گداگر۔ پوش فقیر جسے یہ نعمت محض طفیلی رنگ میں حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے بالمقابل مقابلہ کا فرق ہے جہاں جہاں بھی اور جب جب بھی ایسی دونوں قوموں کا باہم مقابلہ پیش آتا ہے وہاں لازماً سچا مذہب غالب آتا ہے۔ اور جھوٹا مذہب دم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ کے مقابلہ پر فرعون کے جادوگر مغلوب ہوئے یا جیسا کہ حضرت مسیح ناصری کی معجزہ نمائی کے مقابلہ پر فریسیوں اور صدوقیوں کی نام نہاد روحانی طاقت نے منہ کی کھائی یا جیسا کہ حضرت سرور کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کے مقابلہ پر یہودیوں کا سحر اور دیگر اقوام عالم کا طلسم خاک میں مل گیا یا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر ڈوئی کی مزعومہ قدرت نمائی اور لیکھرام کی باطل تعلّی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی یا جیسا کہ خدا کے فضل سے اب بھی جو مدعی بھی اسلام اور احمدیت کے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ وہ انشاء اللہ روحانی طور پر مغلوب و مقہور ہوگا۔ وذالک تقدیر العزیز العلیم ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العظیم۔

نوٹ:- یہ مختصر سا مضمون میں نے صرف دعاؤں کی قبولیت اور نشان ہائے رحمت کے سوال کے متعلق اصولی رنگ میں لکھا ہے۔ ورنہ اسلام کی صداقت میں بے شمار دوسرے شواہد بھی موجود ہیں جن کے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۶ء)

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رضی اللہ عنہ کا انتقال

افسوس حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری مورخہ ۲۷ر اپریل ۱۹۵۶ء مطابق ۱۵ر رمضان المبارک بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر ربوہ میں انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپکی عمر قریباً ۸۲ سال تھی۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم اور نہایت مخلص صحابہ میں سے تھے۔ ربوہ کے امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور اہل ربوہ کی کثیر تعداد اس میں شریک ہوئی بعدہٗ آپ کو بہشتی مقبرہ میں قطعہ خاص میں دفن کیا گیا۔

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری ان خوش نصیب اصحاب میں سے تھے جنہیں کئی رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق ملی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے لئے نایاب کتب جمع کرنے مصر تک پہنچے اور وہاں بعض کتب نقل کر کے حضور کے لئے لائے۔ اس دوران میں آپ نے جامعہ ازہر میں عربی کی تعلیم بھی مکمل کی۔ آپ ان اولین مجاہدین احمدیت میں سے تھے جو تبلیغ کی غرض سے کسی غیر ملک میں پہنچے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ قائم فرمایا۔ تو آپ اس کے سب سے پہلے مدرس مقرر ہوئے۔ اور اس کے بعد ۱۹۴۵ء میں ریٹائر ہونے تک اسی خدمت پر مامور رہے۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تصانیف کا عربی زبان میں ترجمہ بھی کیا۔ آپ کا اصل وطن چھوڑیاں گاؤں تحصیل سرہند۔ ضلع بستی ریاست پٹیالہ تھا۔ جہاں سے ہجرت کر کے آپ قادیان آ گئے اور اب تقسیم کے بعد سے آپ ربوہ میں اپنے برادر نسبتی مکرم مولوی احمد خان صاحب نسیم کے ہاں رہتے تھے۔

مارچ ۱۹۵۶ء کے آخر میں صاحبزادہ میاں عبدالسلام صاحب عمر مرحوم کی وفات کے دوسرے دن آپ پر بلڈ پریشر کا حملہ ہوا۔ اس کے بعد نمونیہ اور ٹائیفائڈ کی شکایت ہوگئی۔ اگرچہ بخار تو اتر گیا۔ لیکن کمزوری بدستور رہی۔ چنانچہ مورخہ ۲۷ر اپریل ۱۹۵۶ء کو عصر کے بعد آپ اس دار فانی سے رحلت فرما کر مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

وفات سے چند دن پہلے آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور تمام احباب جماعت تک السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہنچائے کہ کہا احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

پوسٹل ایڈریس

ہبلی میں ہمارے محلہ کے قریب ہی انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کا بھی ایک چھوٹا سا دفتر ہے جسکی وجہ سے ہماری ڈاک وغیرہ اکثر ادھر منتقل ہو جاتی ہے لہذا آیندہ دوست مندرجہ ذیل ایڈریس پر خط و کتابت فرمایا کریں:

Mubarak Ali c/o Ahmadiyya
Muslim Mission
Ghandiwad Base Road
HUBLI (Karnatak)

مولانا حکیم ابوالنظر مرحوم

آپ ان بہت ہی مبارک وجودوں میں سے تھے جنہیں جادۂ اعتدال سے جمہور علماء کی رائے منحرف نہیں کر سکی۔ کاش امت مسلمہ میں ایسے وجودوں کی کثرت ہو۔ اس وقت تو کبریت احمر کی مانند شاذ ہی ہیں۔ ہمیں ان کی وفات کا صدمہ ہے۔ ان کے متعلق مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی صدق جدید مورخہ ۴ مئی ۵۶ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

"حکیم ابوالنظر رضوی امروہوی ثم کراچوی نے عرصہ تک دق میں مبتلا رہ کر بالآخر ۱۹ر اپریل کو کراچی میں رحلت فرمائی انا للّٰہ۔ اصل نام سید عابد حسین رضوی تھا۔ مگر پڑھی لکھی دنیا میں متعارف اب اپنی اسی کنیت سے تھے۔ بڑے نکتہ رس۔ حاضر دماغ اور راسخ العلم فاضل تھے۔ مسلک اہل دیوبند کا رکھتے تھے لیکن تقلید جامد کے قائل نہ تھے۔ اور بزرگوں سے عقیدت و احترام کو اکابر پرستی کے مرادف بنائے ہوئے نہ تھے۔ چنانچہ ۱۹۳۲ء میں جو خطبۂ صدارت استقبالیہ جمعیۃ العلماء کے اجلاس امروہہ میں پڑھا تھا اس میں مجتہدانہ رنگ نمایاں تھا۔ "تکفیر" "قادیانیہ" کے مسئلہ میں بھی جمہور علماء کی رائے سے الگ اور مدیر صدق کے ہم مسلک تھے۔ افسوس ہے کہ حالات ہمیشہ کچھ ناموافق سے رہے اور ملت ان کے علم و فضل و تحقیق سے کچھ زیادہ نفع نہ حاصل کر سکی۔ مطبوعہ کتابوں میں صرف ایک "نفسیات جمال" کا نام یاد پڑتا ہے۔ ایک زمانہ میں برہان وغیرہ بعض ماہناموں میں بڑے قابل قدر مضامین لکھا کرتے تھے خصوصاً موت و قرب موت کے فلسفہ سے متعلق۔ اب وہ سب 'قال' ان شاء اللہ 'حال' بن چکا ہوگا۔ اللّٰھم اغفرلہ وارحمہٗ"

سچے الہامات کے لئے معیار صداقت

بقیہ صفحہ نمبر ۲

منکشف ہوتی تو آپ لا تخاطبنی فی الذین ظلموا انہم مغرقون کے حکم کے باوجود کیوں اپنے بیٹے کی سفارش کرتے۔

الغرض ان مختصر اشارات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شاکر کے مضمون نگار نے حضرت مرزا صاحب کے الہامات پر نظر کرتے وقت جس معیار کی رو سے وجہ تکذیب نکالی ہے۔ اس کی بنیاد بجائے خود ریت کے ایک تودہ سے بڑھ کر نہیں۔

بالآخر ہم نہایت صدق دلی سے اپنے ایسے بھائیوں سے گذارش کرینگے کہ وہ ایسی ناقابل تحقیق باتوں کی طرف جانے کی بجائے احمدیت کے مسلک کے واضح اور روشن دلائل صداقت پر عقلمندوں کی طرح غور کریں اور ملک و قوم کے موجودہ نازک حالات کے پیش نظر انشقاق اختلاف کی خلیج کو وسیع نہ کریں بلکہ ایسے مسائل پر غور کریں جو اس ملک میں امت محمدیہ کو باہم مجتمع کرنے والے ہوں۔ آج اس بات کی اشد ضرورت ہے۔ کہ حضرت رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کہلانے والے تمام افراد آپؐ کی ذات اقدس آپ کے ارفع مقام سے ناآشنا دنیا کو آپ کے حسن و احسان کا گرویدہ بنائیں۔ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ نہ صرف ملک ہند میں بلکہ بیرونی بیسیوں ممالک میں اس جھنڈے کو بلند کر رہی ہے۔ کاش اگر فرقہ ہائے اسلامیہ جماعت احمدیہ کی مدد نہیں کر سکتے تو بارے اس کی راہ میں روک تو نہ بنیں۔ اور حضرت مرزا صاحب کے الہامات کے بارہ میں کم سے کم اس قرآنی مشورہ کے مطابق نتائج کا انتظار کریں:-

وان یک کاذبا فعلیہ کذبہ وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ان اللّٰہ لا یھدی من ھو مسرف کذاب (مومن ع ۴)

منظوری عہدیداران جماعت

نوٹ:- یہ منظوری ۳۰-۴-۵۹ تک کے لئے ہے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

جماعت احمدیہ آسنور کشمیر

پتہ: آسنور۔ تحصیل [illegible] کشمیر

صدر۔ مکرم مولوی عبدالواحد صاحب
نائب صدر۔ مکرم مولوی حبیب اللہ صاحب
امین۔ مکرم ماسٹر عبدالرحمن صاحب
سیکرٹری نشر و اشاعت۔ مکرم عبدالوہاب صاحب
" مال۔ مکرم غلام رسول صاحب ڈار
" تعلیم و تربیت۔ مکرم ملک محمد یوسف صاحب
" تبلیغ۔ مکرم سید محمد یاسین صاحب
" امور عامہ۔ مکرم خواجہ غلام محمد صاحب رشی
" تحریک جدید مکرم خواجہ عبدالرحمن صاحب نائک
" جائداد۔ مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب رشی
" ضیافت۔ مکرم خواجہ عبدالرحیم صاحب وانی
" رعایا۔ مکرم ملک عبدالقادر صاحب
" امور خارجہ۔ مکرم عبدالقادر صاحب نائک
محاسب۔ مکرم عبدالکریم صاحب
آڈیٹر۔ مکرم خواجہ عبدالمنان صاحب ڈار

نوٹ:- بقایا دار عہدہ داران جماعت کو مشروط منظوری دی جاتی ہے۔ یعنی کہ عرصہ چھ ماہ کے اندر اندر اپنے بقایا جات ادا کر دیں۔

سندبراڑی (کشمیر)

پتہ: سندبراڑی ڈاکخانہ ... ضلع اسلام آباد (کشمیر)

صدر۔ مکرم راجہ مظفر خان صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم گل خان صاحب عرف غلام محمد خان صاحب
" امور عامہ۔ مکرم محمد یعقوب خان صاحب
" تعلیم۔ مکرم الفضل خان صاحب
" مال۔ مکرم راجہ محمد مظفر خان صاحب

بقایا دار عہدیداران کو مشروط منظوری دی جاتی ہے۔

انبہٹہ (یو۔ پی)

پتہ: انبہٹہ۔ ڈاکخانہ ... ضلع سہارنپور (یو۔ پی)

صدر۔ مکرم محمد سلیمان خان صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم جمشید احمد خان صاحب
" تبلیغ و تعلیم و تربیت } مکرم علی احمد خان صاحب

بمبئی

پریذیڈنٹ۔ مکرم وی عبدالکریم صاحب
سیکرٹری مال " ٹی۔ کے سلیمان صاحب
" تبلیغ " "
" تعلیم و تربیت مکرم ایم عبدالقادر صاحب "
" امور عامہ۔ مکرم عبدالغفور صاحب باریکر "
نائب سیکرٹری مال۔ " یوحسن صاحب "
سیکرٹری تعلیم۔ مکرم تقدیر احمد خان صاحب "
امین۔ مکرم وی عبدالکریم صاحب

بقایا داران جماعت کو مشروط منظوری دی جاتی ہے۔

چک امبرج (کشمیر)

پتہ: چک امبرج۔ ڈاکخانہ ... ضلع اسلام آباد (کشمیر)

صدر۔ مکرم راجہ غلام محمد خان صاحب
سیکرٹری مال۔ مکرم منشی محمد رحمت اللہ خان صاحب
" تبلیغ " "
" تعلیم و تربیت۔ مکرم احمد اللہ صاحب ...

گبی

پتہ: گبی۔ ضلع ...

صدر و سیکرٹری امور عامہ۔ مکرم جی ایم غفار صاحب
وائس پریذیڈنٹ۔ مکرم بی کے عبدالوحید صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ " محمد عبداللہ صاحب
" دعوۃ و تبلیغ " شیخ فی الدین صاحب

چاولیہ گنج

پتہ: ... 6 M.P. Ist Bn ...

صدر۔ مکرم سید ابو صالح صاحب
وائس پریذیڈنٹ۔ مکرم منشی محمد ہاشم صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ مکرم عبدالصمد خان صاحب
اسسٹنٹ " " ... صاحب
سیکرٹری مال۔ " منشی بقاء الرحمن صاحب الادار
اسسٹنٹ " " ... صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ " صلاح الدین صاحب عارف
" امور عامہ۔ مکرم شفیق الدین صاحب والا میجر

بقایا دار عہدہ داران جماعت کو مشروط منظوری دی جاتی ہے۔

بھدرواہ (کشمیر)

پتہ: بھدرواہ۔ ضلع ڈوڈہ۔ ریاست کشمیر

صدر۔ مکرم خواجہ محمد عبداللہ صاحب منڈاشی
نائب صدر " منشی جمال الدین صاحب میر
سیکرٹری مال " ماسٹر عبدالرزاق صاحب منڈاشی
" تبلیغ و اشاعت مکرم خان عبدالرحمن صاحب
" امور عامہ۔ مکرم ماسٹر عبدالکریم صاحب
" تعلیم و تربیت " "

کرڈاپلی

امام الصلوٰۃ۔ مکرم سید غلام ہادی صاحب
کرڈاپلی۔ ڈاکخانہ شرگڑیا۔ کٹک۔ اڑیسہ

اعلان نکاح

جناب صبی مبارک احمد کا نکاح مورخہ ۲۶-۴-۵۶ کو محترمہ منیرہ بنت ای عبدالرحمن کٹی صاحب کے ساتھ دو ہزار روپیہ مہر پر جناب مولوی عبداللہ صاحب نے پڑھایا۔ احباب دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت ثابت ہو۔ خاکسار عبداللہ مدرس مدرسہ احمدیہ کوڈالی مالابار

استانی کی ضرورت

نصرت گرلز سکول قادیان میں تعلیم دینے کے لئے نظارت ہذا کو ایک میٹرک پاس استانی کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم درجہ مڈل تک بچیوں کو انگریزی اور ہندی میں تعلیم دے سکے۔ صدر انجمن احمدیہ کے منظور شدہ گریڈ کے مطابق ۸۰-۳-۵۰ کے گریڈ میں فی الحال اسے مبلغ ۵۰/- + ۱۰/- روپے مہنگائی الاؤنس ملے گا۔ درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و سابقہ تجربہ تعلیم وغیرہ کے کوائف کے ہمراہ مورخہ ۱۵-۶-۵۶ تک نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ آخری فیصلہ کیا جا سکے۔ درخواست پر مقامی امیر یا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی سفارش کا ہونا بھی ضروری ہے۔ قادیان میں بعض دیگر برکات کے علاوہ مفت رہائش کی سہولت بھی میسر ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

مبلغین ــــ اور وصولی چندہ جات

قبل ازیں نظارت ہذا کی طرف سے بذریعہ گشتی چٹھی اور بذریعہ اعلان اخبار بدر جملہ مبلغین کو توجہ دلائی جا چکی ہے کہ مرکز کی موجودہ مالی مشکلات کے پیش نظر وہ وصولی چندہ جات کے کام میں مقامی عہدیداران مال سے پورا پورا تعاون کر کے نظارت ہذا کو نیز نظارت بیت المال کو اپنی مساعی کی رپورٹ بھجوایا کریں۔ امید ہے کہ جملہ مبلغین اس پر عمل کر رہے ہوں گے۔ مگر بعض مبلغین اپنی رپورٹوں میں اس کا ذکر نہیں کرتے۔

اب پھر تمام مبلغین کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اس کام کو بھی اپنے فرائض کا ایک حصہ سمجھتے ہوئے وصولی چندہ جات کے کام میں سیکرٹریان مال سے پورا تعاون کریں اور خطبات تقاریر وغیرہ میں دوستوں کو ادائیگی چندہ جات کے لئے توجہ دلاتے رہیں اور اپنی ماہوار رپورٹوں میں اس کا ذکر کیا کریں۔ بلکہ اگر ہو سکے تو نظارت بیت المال کو بھی براہ راست یا نظارت ہذا کے توسط سے آگاہ کیا کریں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اشاعت اسلام کا چندہ جمع کرنے کے لئے ہر احمدی کو عملی قدم اٹھانا چاہیئے

غیر احمدی شرفاء سے چندہ کی اپیل!

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ ۳۰ر دسمبر ۱۹۵۵ء میں احباب جماعت کو قربانی کے لئے خاص طور پر توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"وقت آگیا ہے کہ جماعت اپنے زبانی دعووں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے۔ اور تمام دوست چاہے وہ کسی شعبہ میں کام کرتے ہوں اپنے تن اور دھن سے اسلام کی تقویت کے لئے زور لگانا شروع کر دیں۔"

حضور کے ارشاد کی روشنی میں ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ جہاں خود زیادہ سے زیادہ قربانی کرتے ہوئے اپنے ذمہ ہر قسم کے چندوں میں باقاعدگی اختیار کرے۔ وہاں تبلیغ اسلام کے کام کو وسیع پیمانے پر چلانے اور جاری رکھنے کے لئے اپنے غیر احمدی دوستوں میں بھی چندہ کی اپیل کرے۔ اور جس قدر کوئی رقم دے اُسے شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔ حضور نے اپنے خطبہ جمعہ میں تاکیداً ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں دوست ابتدائی مشکلات سے نہ گھبرائیں بلکہ دیوانہ وار کوشش جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کوشش اور جد وجہد کے نتیجہ میں تبلیغ کی نئی راہیں کھول دے۔ اور جماعت کی مشکلات کو آسان فرما دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کا ہر فرد پوری کوشش کرے اور تمام مبلغین اور عہدہ داران بالخصوص ایک معین پروگرام کے ماتحت اپنے اپنے حلقہ کے غیر احمدی شرفاء کے پاس پہنچ کر ان سے اشاعت اسلام کے لئے چندہ کی اپیل کریں۔ اور حقیر سے حقیر رقم دینے والے کی پیشکش کو بھی خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کیا جائے۔ اس غرض کیلئے علیحدہ رسید بکیں ہر جماعت کے سیکرٹری مال کو ارسال کی جا چکی ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اور اس بارہ میں جو مفید اور قابل عمل تجاویز ضروری سمجھیں اُن سے نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔

ناظر بیت المال قادیان

ایک مفید اور بابرکت تجویز

جماعتیں اپنے خرچ پر ایک ایک طالبعلم قادیان بھجوائیں

تقسیم ملک کے بعد قادیان اور ہندوستان میں احمدی علماء اور کارکنان کی شدید کمی محسوس کی جا رہی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ایک تازہ ارشاد سے جو اخبار الفضل اور بدر میں شائع ہو چکا ہے۔ احباب جماعت کو اس امر کا حقہ اندازہ ہو چکا ہوگا اس ارشاد میں حضور نے احمدی نوجوانوں کو خدمت سلسلہ کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا ارشاد فرمایا ہے تاکہ انہیں اعلیٰ تعلیم دلا کر خدمت سلسلہ کے لئے تیار کیا جا سکے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی مالی حالت کے مطابق اس وقت ــــ طلباء کو وظائف دیکر دینی تعلیم دلا رہی ہے۔ لیکن سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مقابلہ میں یہ تعداد بہت کم ہے۔ نظارت ہذا کی یہ تجویز ہے کہ جملہ ایسی جماعتیں جن کا بجٹ ڈیڑھ ہزار روپیہ سالانہ یا اس سے اوپر ہے۔ اگر چار آنہ ماہوار فی کس ماہانہ کو کل فنڈ وصول کرنے کا انتظام کریں تو اس سے ساری جماعت کی طرف سے ایک طالب علم کو بآسانی دینی تعلیم کے حصول کے لئے مرکز میں بھجوایا جا سکتا ہے۔ ایک طالب علم کے کم از کم اخراجات کا اندازہ مبلغ /۳۰ روپے ماہوار ہے بعض مخلص اور صاحب حیثیت احباب اگر ہمت کریں تو ان کے لئے ایک طالب علم کا پورا خرچ برداشت کرنا کچھ مشکل نہیں۔ اور اپنے نتائج کے اعتبار سے ایسا بابرکت اقدام ہے جو فی زمانہ بہترین صدقہ جاریہ ہے کیونکہ جب تک یہ طالب علم خدمت دین کا فریضہ سرانجام دیتا رہے گا وہ بھی ثواب میں برابر کے حصہ دار قرار پائیں گے۔ مجھے امید ہے کہ میری اس اپیل پر جماعتیں اور مخلص احباب ضرور توجہ فرمائیں گے۔ اگر ہم سب ہمت اور عزم کے ساتھ آگے بڑھیں تو یقین ہے کہ چند ہی سالوں کے اندر اندر ہم ایک ایسا عظیم الشان روحانی انقلاب لا سکتے ہیں جس کا تمام دنیا نہایت بے تابی سے انتظار کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت سلسلہ کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے۔ اور ہماری حقیر کوششوں کو بارآور کرے۔ ایسے مخلصین اور جماعتیں اپنے ارادہ سے نظارت تعلیم و تربیت قادیان کو مطلع فرما دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت قادیان

ضروری اعلان

ہندوستان کے موصی حضرات کی خدمت میں فارم رپورٹ اصل آمد دفتر نظارت بہشتی مقبرہ کی طرف سے بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ کرم ہر موصی اپنا فارم رپورٹ اصل آمد ۵۶-۱۹۵۵ء پر کرکے جلد از جلد دفتر میں بھجوائے اور سیکرٹریان مال بھی اس بات کی نگرانی کریں کہ کسی بھی موصی کا فارم پُر ہونے سے رہ نہ جائے۔ تا سال گذشتہ کے حساب کو آخری شکل دے کر موصی صاحبان کو اطلاع دی جا سکے۔ جس جماعت یا فرد کو فارم رپورٹ اصل آمد نہ ملے ہوں وہ فوری طور پر اطلاع دیں۔ تاکہ ان کو دوبارہ بھیجے جا سکیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

آنریبل چیف جسٹس ہند شری ایس۔ آر۔ داس کی خدمت میں قرآن کریم انگریزی کا تحفہ

مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ دہلی نے اطلاع دی ہے کہ مورخہ ۹/۵/۵۶ کو صبح آٹھ بجے انہوں نے بمعیت پروفیسر سائنگ احمد صاحب آنریبل چیف جسٹس شری ایس۔ آر۔ داس کی خدمت میں حاضر ہو کر قرآن کریم انگریزی کا تحفہ پیش کیا جسے موصوف نے تعظیم کے ساتھ کھڑے ہو کر قبول فرمایا۔ یہ نسخہ جماعت احمدیہ کلکتہ نے اسی غرض کے لئے کلکتہ سے ارسال کیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جماعت کا کچھ دوسرا لٹریچر بزبان انگریزی بھی ان کی خدمت میں پیش کیا گیا جسے آنریبل موصوف نے پڑھنے کا وعدہ فرمایا۔ ان کو جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت سے بھی متعارف کروایا گیا۔

اس سے قبل جناب ڈاکٹر راد ھاکرشنن صاحب وائس پریذیڈنٹ جمہوریہ ہند کی خدمت میں بھی جماعت کا لٹریچر پیش کیا جا چکا ہے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

جلسہ سالانہ بھدوہی ضلع بنارس

بھدوہی (بنارس) میں ہماری مختصری جماعت ہے جو مالی لحاظ سے بھی کمزور ہے مگر خدا کے فضل سے مخلص جماعت ہے۔ چنانچہ اس جماعت نے اپنے خرچ پر مورخہ ۹/۴/۵۶ کو اپنا جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ یہ ان کا پہلا جلسہ سالانہ تھا۔ مقامی لوگ مسلم اور غیر مسلم کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے جناب حکیم دمڑی لعل صاحب نے صدارت کی۔ اور جناب حبیب الرزاق صاحب ایم۔ اے پرنسپل سکنڈری سکول نے تقریر فرمائی جو احمدیت کے حق میں تھی۔ محمد زمان خان صاحب اور حکیم عبد الحمید صاحب نے صداقت مسیح موعودؑ پر تقریریں کیں۔ جلسہ ختم ہونے پر اردو انگریزی لٹریچر تقسیم کیا گیا

جلسہ گاہ کو خوبصورت قطعات سے مزین کیا گیا تھا۔ اور روشنی کا عمدہ انتظام کیا گیا تھا۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعانت اخبار بدر

۱۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ربوہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ محترمہ بیگم صاحبہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین نے مبلغ /۲۵ روپے ڈھاکہ سے اعانت بدر کے لئے ارسال کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

۲۔ مکرمی قریشی سعید احمد صاحب درویش قادیان دار الامان کے ہاں اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے اس خوشی میں انہوں نے اپنی طرف سے ایک سال کے لئے ایک دوست کے نام اخبار جاری کروایا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء

۳۔ مکرمی مسعود احمد صاحب درویش قادیان دار الامان نے اپنی طرف سے ایک پرچہ اخبار بدر ایک دوست کے نام جاری کروایا ہے فجزاہم اللہ احسن الجزاء

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان کو اور بھی اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین۔

نیز دوسرے احباب سے بھی گزارش ہے کہ وہ بھی اس کار خیر میں حصہ لے کر ثواب کے مستحق بنیں۔ (مینجر)

اعلان نکاح

محترمہ خاتون بلقیس بیگم صاحبہ بنت مولوی فتح محمد صاحب آف مبلغ کشن گڑھ مدن گنج ضلع اجمیر شریف کا نکاح بعوض مہر چار صد روپیہ قمر الدین صاحب ہوی درویش پسر میاں محمد عمر صاحب مرحوم راجپوت کے ساتھ مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری نے مسجد اقصیٰ ربوہ میں بعد جمعہ ۵/۵۶ کو پڑھا۔ احباب اس کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر امور عامہ قادیان